© rasailojaraid.com

مطبوعات

دین و دانش تالیف مولانا سید محمود علی صاحب سابق پروفیسر رندھیر کالج کپور تھلہ۔ ضخامت ۵۰۰ صفحہ قیمت مجلد ۸؍ غیر مجلد ۶؍۔ کتب خانہ انصاریہ جالندھر۔

یہ جدید علم کلام کی ایک اچھی کتاب ہے۔ اس میں موجودہ زمانہ کے فلسفہ و سائنس سے متأثر لوگوں کو دین اور اسکے اعتقادی مسائل سمجھانے کی کوشش کی گئی ہے، اور عام اہلِ کلام کی طرح فاضل مصنف نے تفہیم کی سعی میں ایسی کھینچ تان نہیں کی ہے جس سے نفس معتقداتِ دینی ہی کی شکل بگڑ جائے۔ ہستئ باری، وحی، نبوت، ملائکہ، معجزات، ختم نبوت، جبر و قدر، جزا و سزا اور حشر و نشر وغیرہ پر مفصل کلام کرتے ہوئے انہوں نے ہر چیز کو معقول دلائل سے سمجھایا ہے، اور ملحد فلاسفہ و حکماء کے ساتھ ہندو فلسفہ اور مسیحی فلسفہ کی بھی اچھی طرح تردید کی ہے۔ لیکن یہ طبعی امر ہے کہ معتقداتِ دینی پر معقولی رنگ میں گفتگو کرتے ہوئے محتاط سے محتاط آدمی کو بھی بسا اوقات ٹھوکر لگ جاتی ہے۔ جہاں ٹھیٹھ حقیقت کو محدود عقلوں کی رسائی تک لانے میں استدلال کے کمزور سہارے ناکافی ہو جاتے ہیں وہاں ایک صحیح العقیدہ متکلم بر سبیل تنزل ایسی باتیں مجبوراً کہہ جاتا ہے جو بجائے خود حقیقت سے بعید ہوتی ہیں۔ فاضل مصنف کو بھی بعض مقامات پر یہ مشکل پیش آئی ہے۔ مثلاً مذہب کے ارتقاء کا جو تصور انہوں نے پیش کیا ہے وہ قرآن کے بیان سے بہت ہٹا ہوا ہے اور اسی غلطی کے نتیجہ میں نسخ شرائع کی توجیہ بھی انہوں نے ایسی کی ہے جو قرآن کے خلاف ہے۔ قرآن کی رو سے دین ہرگز ایک ارتقائی چیز نہیں ہے، اور ظاہر ہے کہ حقیقت کا براہِ راست علم جب وحی کے ذریعہ سے حاصل ہو تو اس میں ارتقاء کبھی نہیں ہو سکتا۔ ارتقاء اگر ہو سکتا ہے تو انسان کے اپنے مذہبی تجسس اور اسکے نتائج میں ہو سکتا ہے۔ مگر مذہب کا جو علم اللہ تعالیٰ خود انبیاء کو عطا کرے اسکو ارتقاء سے کیا تعلق۔ وہ کوئی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بتدریج دریافت ہونے والی چیز تھوڑی ہے کہ تجربات و مشاہدات کی ترقی کے ساتھ ساتھ علم میں اضافہ ہو۔ وہ تو امر واقعی کا کشفی علم ہے جس کی حیثیت بالکل ایسی ہے جیسے آنکھوں سے ہم کسی چیز کو دیکھ لیں۔ اس قسم کا علم جس زمانے میں جسکو حاصل ہو وہ بعینہٖ ویسا ہی ہوتا ہے جیسا کسی بعد کے زمانہ میں کسی دوسرے کو حاصل ہو۔ اسی لیے نسخ شرائع کی بھی وہ توجیہ صحیح نہیں ہے جو مصنف نے کی ہے۔ انبیاء علیہم السلام کے علوم اور ان کی معلومات میں کوئی تفاوت قرآن سے معلوم نہیں ہوتا۔ تمام انبیاء پر ایک ہی علم حق کا فیضان ہوا تھا اور امر حق کے علم میں ان کے درمیان اس حیثیت سے کوئی فرق نہ تھا کہ کسی کا علم کسی کے مقابلہ میں ناقص ہو۔ فرق اگر رہا ہے تو وہ ان احکام میں تھا جو مختلف زمانوں اور مختلف قوموں کے حالات اور ان کی مخصوص ضروریات کے لحاظ سے دیے گئے تھے۔ اور ان کے بھی اصول میں فرق نہ تھا بلکہ صرف تفصیلی اشکال میں تھا۔

شیطان اور جن کی حقیقت کے متعلق بھی فاضل موصوف نے جو کچھ لکھا ہے وہ نظر ثانی کا محتاج ہے۔ ان کے بیان سے ایسا متبادر ہوتا ہے کہ شیاطین اور ملائکہ میں محض نوع کا فرق ہے، جنس ایک ہے، حالانکہ قرآن سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ دونوں بالکل مختلف جنس کی ہستیاں ہیں۔ ملائکہ قطعی غیر مختار ہیں۔ بخلاف اس کے جن تقریباً انسان کی طرح ذی اختیار ہیں، اُن میں سے جو اللہ کی نافرمانی اختیار کریں ان کا نام شیاطین ہے، اور جو فرمانبرداری اختیار کریں وہ مومن جن ہیں۔

اس قسم کی چند لغزشوں کے باوجود کتاب فی الجملہ بہت مفید ہے اور جو لوگ اسلام کے عقائد کو سمجھنا چاہتے ہیں وہ اس سے بہت کچھ فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

دین و آئین تالیف مولانا سید محمود علی صاحب۔ ضخامت ۲۵۲ صفحات۔ قیمت مجلد ۱۲؎ - غیر مجلد ۱۰؎ کتب خانہ انصاریہ، جالندھر۔

اس کتاب میں فاضل مصنف نے اسلام کے ان قوانین کی تشریح کی ہے جن پر آج کل عموماً غیر مسلموں کی طرف سے اعتراضات کیے جاتے ہیں، اور جن میں ترمیم و تغیر کرنے کے لیے دین سے ناواقف اور دنیا کے

© rasailojaraid.com